۱۔ عقیدہ آخرت ۔ فرد و معاشرے پر اثرات

تعارف: لفظ آخرت کا لغوی معنی ہیں **"بعد میں آنے والی چیز"** یہ دنیا کی ضد ہے جس کے معنی ہیں قریب کی چیز۔ اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے آخرت سے مراد جزا اور سزا کا دن ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس دن اللہ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان سے ان تمام اعمال کا حساب لے گا جن کی لوگوں کے اوپر ذمہ داری تھی۔ آخرت پر ایمان لائے بغیر انسان اسلام کے دائرے میں داخل نہیں ہوتا۔ یہ ایمان کا بنیادی اہم جز ہے۔ یہ اس بات کا یقین ہے کہ ہم سب لوگ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ قرآن کریم میں آتا ہے

وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ (البقرہ)

ترجمہ: "اور بے شک تمام لوگ اس (اللہ) کی طرف لوٹائے جائیں گے

قرآنی آیات و احادیث کی رو سے عقیدہ آخرت کی وضاحت:

اللہ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے اوپر قرآن مجید نازل کیا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا پڑھنا

DATE: ___/___/______

حق اور سچ پر مبنی ہے۔ قرآن کا موضوع انسان ہے۔ انسان کی فلاح و بہبود قرآن و حدیث پر چلنے سے ہی ہے۔ رسول ﷺ نے خطبہ حج میں فرمایا تھا کہ اے لوگوں میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر ان کو پکڑے رکھو گے تو فلاح پا جاؤ گے۔ وہ دو چیزیں قرآن اور سنت ہیں۔ قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اللہ نے دنیا کے عارضی پن کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ختم ہونے والی چیز ہے۔ پھر ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی قائم ہونے والی ہے۔ عقیدہ آخرت کے اہم پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- موت کے بعد زندگی:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

هو اللّٰه الذی انزل ماءً فی السموات فاحیا الارض بعد موتها

ترجمہ:- اور وہ اللہ ہی ہے جو آسمان سے پانی نازل کرتا ہے کہ جس سے زمین کو دوبارہ زندہ کر دیا بعد کہ وہ مردہ ہو چکی ہوتی ہے

جب کافروں نے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ کیا مردہ ہونے کے بعد جب ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو ہمیں دوبارہ بنا یا جائے گا؟ اس کے جواب میں اللہ نے انہیں حکمت سے بتایا کہ تم دنیا میں ہی دیکھتے ہو کہ جب زمین بنجر و مردہ ہو چکی ہوتی ہے تو وہ اللہ ہی ہے جو آسمان سے پانی گرا کر اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح موت کے بعد لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا

موت کا تصور اور دنیا کی عارضیت :

عقیدہ آخرت کا اہم پہلو یہ ہے کہ انسان کی زندگی عارضی ہے اس دنیا میں وہ تھوڑے سے وقت کے لیے آیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں آتا ہے :

"آدمی کی مثال دنیا میں ایک مسافر کی سی ہے"

قرآن کریم میں اللہ فرماتے ہیں

کل نفس ذائقة الموت (البقرہ)

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"اللہ نیند کی حالت میں روحوں کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ پھر جن کی موت کا وقت نہیں آیا ہوتا ان کو ایک مقررہ وقت کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے"

جزا و سزا کا تصور :

آخرت کا مقصد ہر شخص کو اس کے عمل کا حساب دینا ہے۔ دنیا میں جو بھی کام کیے وہ کیوں اور کس طرح کیے۔ ہر ایک کا پورا پورا حساب لیا جائے گا۔ قرآن کریم میں آتا ہے

ولا تزدوازرۃ وزر اخرہ ۔

ترجمہ:

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

ایک اور جگہ اللہ فرماتے ہیں :

DATE: __/__/____

"ہر ایک کو اپنے عمل کا پورا پورا حساب دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا"

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنا حساب خود دے گا۔ جزا و سزا کا دن مقرر کرنے کا مقصد انسان کو خبردار کرنا ہے۔ یہ بتانا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اس کا ساماں نہ بنایا کرو بلکہ اس آخرت کی تیاری کرو جہاں تم نے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی و اجتماعی اثرات

۱- خوفِ خدا:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر خوف خدا پیدا کرتا ہے۔ انسان اپنی اگلی زندگی میں سزا سے ڈرتا ہے۔ اس کے دل میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح اس کے ہر عمل میں بہتری آتی جاتی ہے۔ خوف خدا نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی معاشرتی زندگی کو بھی تبدیل کرتا ہے۔ انسان حقوق العباد بھی اس نظریے سے ادا کرتا ہے کہ اسے اللہ کے ہاں جواب دہ ہونا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے:

افنجعل المسلمین کالمجرمین

• کیا ہم فرمانبرداروں کو گناہ گاروں کے برابر کر دیں گے؟

یعنی ہر ایک کا معاملہ ایک جیسا نہ ہوگا۔ جس نے جس طرح کا عمل کیا ہے، اس کا حساب بھی ویسا ہی ہوگا۔ یہ عقیدہ آخرت سے پیدا خوف خدا ہے جو عقیدہ آخرت سے متعلق تمام اثرات پیدا کرتا ہے۔

DATE: __/__/____

احساس ذمہ داری:

انسان جس معاشرے میں رہتا ہے
وہاں وہ بہت سی ذمہ داریاں اٹھاتا ہے۔ چاہے افسر ہو
یا نوکر، ہر کسی نے اپنی ذمہ داری کا حساب دینا ہے۔ دنیا میں
حساب سے بچنے کے بہت سے طریقے ہیں مگر آخرت میں
کوئی نہیں بچ سکتا۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

کلکم راع وکلکم مسئول عن الرعیۃ

تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر کسی سے اپنی
ذمہ داری کا حساب لیا جائے گا

خشوع و خضوع:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے
ہیں

والذین ہم فی صلاتہم خاشعون

ترجمہ:
وہ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع سے ادا
کرتے ہیں

سورۃ المومنون

خشوع و خضوع اعمال میں صرف اس طرح
پیدا ہوتا ہے کہ انسان ہر وقت اس بات سے ڈرتا رہے کہ
اسے اللہ کے حضور بالآخر حاضر ہونا ہے۔

صبر و استقامت:

زندگی میں انسان بہت سی
آزمائشوں سے گزرتا ہے۔ اگر یہ زندگی ختم
ہوتی تو انسان ہمیشہ کے لئے ہمت ہار بیٹھتا اور

DATE: ___/___/______

صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ اس بات کا یقین کہ انسان
کو اس کی ہر مشکل کا بدلہ آخرت میں اللہ کے حضور مل جائے
گا۔ انسان کے اندر صبر و استقامت پیدا کر دیتا ہے۔
قرآن کریم میں آتا ہے

"اور جب ان پر کوئی مصیبت پہنچتی
ہے تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں"

خلاصہ بحث:

عقیدہ آخرت دین کا بہت اہم جز ہے
یہ انسان کی ساری زندگی کا مرکز ہے۔ اگر یہ عقیدہ
ختم ہو جائے تو انسان دین سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔
غرض یہ کہ دنیا میں باقی جی جتنے مذاہب ہیں، سب
میں موت کے بعد کسی نہ کسی صورت میں جزا سزا کا تصور
ہے۔ قرآن اور حدیث میں بہت دفعہ آخرت کا
ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الدنیا مزرعة الآخرة

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

یہاں انسان جو کچھ بوئے گا، اگلے جہاں میں جا کر
وہی سب کاٹے گا۔ اس عقیدے سے انسان میں تقویٰ
پیدا ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے راستے میں لگ جاتا ہے۔ وہ
اپنے اعمال ٹھیک کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کے حقوق
ادا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

DATE : __/__/__

سوال 3-

اسلامی سماجی نظام :

تعارف :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ رسولوں کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ پر ختم ہو گیا اور قرآن آخری الہامی کتاب ہے۔ قرآن و حدیث نے زندگی کے تمام احکام تفصیلی طور پر جاری کر دیے۔ انسان گروہوں کی شکل میں رہتا ہے انسانوں کا وہ گروہ جو اپنی ضروریات کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہو سماج کہلاتا ہے۔ اسلام کے سماجی نظام کے چیدہ چیدہ اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

انسانی وقار و عزت :

قرآن کا موضوع انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عزت و مرتبے سے نوازا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" ولقد کرمنا بنی آدم " (سورۃ انبیاء)

ترجمہ : اور ہم نے عزت دی بنی آدم کو

ایک اور جگہ آتا ہے :

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (سورہ بقرہ)

" اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے "

۲- مساوات:

مساوات کے لغوی معنی ہیں برابری
اسلام میں تمام انسان برابر ہیں چاہے وہ جس ذات،
برادری، رنگ یا نسل سے ہوں۔ رسول نے خطبہ
حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

لا فضل العربی علی العجمی ولا الفضل العجمی
علی عربی ولا فضل لاحمر علی اسود ولا
فضل لاسود علی احمر الا التقوی

ترجمہ: نہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت ہے نہ کسی عجمی کو
عربی پر نہ کالا کو گورا پہ فوقیت ہے اور
نہ گورا کو کالے پر بلکہ مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔

۳- عدل و انصاف

اسلامی معاشی نظام، سماجی
نظام، سیاسی نظام، تمام کے تمام عدل و انصاف پر
قائم ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

ترجمہ:
بے شک اللہ حکم دیتا ہے عدل و احسان کا

عدل کے معنی ہیں کہ کسی کو اس کے عمل کا پورا
اجر دیا جائے جبکہ احسان یہ ہے کہ لوگوں کے عمل سے
بہتر ان کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ اسلامی سماجی
نظام احسان کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

DATE : __/__/____

۶۔ پاکیزگی و طہارت

کوئی بھی سماج یا معاشرہ غلاظت میں نہیں رہ سکتا۔ اسلام کے سماجی نظام میں بھی طہارت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ فرمایا گیا

الطہور شطر الایمان
صفائی نصف ایمان ہے

ایک اور جگہ آتا ہے

قد افلح من تزکیٰ
پس جس کسی نے تزکیہ کیا، وہ فلاح پا گیا

پاکیزگی اپنے اردگرد کی بھی کرنی ہے اور ساتھ ساتھ نفس کی بھی کرنی ہے۔ نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا ہے۔

۷۔ حقوق العباد:

اسلام جہاں حقوق اللہ پر زور دیتا ہے وہیں ایک اچھے سماجی نظام کو بنانے کے لیے حقوق العباد پر بھی انتہائی زور دیتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادۃ المریض واتباع الجنائز و اجابۃ الدعوۃ و تشمیت العاطس

ترجمہ: "ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں جب سلام کرے تو اس کا جواب دینا، جب وہ بیمار ہو تو عیادت کو جانا، اس کے جنازے کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کو چھینک آئے تو جواب دینا۔"

DATE: ___/___/______

بھائی چارہ:

اسلام کے سماجی نظام کی بڑی خوبصورتی مسلمانوں کا آپس میں بھائی چارہ ہے قرآن کریم میں آتا ہے

انما المومنون اخوہ (الحجرات)

ترجمہ:

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں

بھائی چارہ کا یہ جذبہ رسول ﷺ نے مدینہ کے انصار اور مہاجرین میں پیدا کر کے دی دنیا تک کے لیے مثال چھوڑ دی۔

مال و جان کی حرمت:

انسان کے لیے سب سے قیمتی چیز اس کی جان ہے اور اس کے بعد اس کے اہل و عیال اور اس کا مال۔ قرآن کریم نے انسانی جان کی حرمت کو یوں بیان کیا ہے:

"پس جس کسی نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا"

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول ﷺ نے فرمایا

"لوگو، تم پر ایک دوسرے کا مال اور جان حرام کر دی گئی ہے

ناحق کسی کا مال کھانے کی قرآن میں سخت سزا بیان کی گئی ہے۔

DATE: __/__/__

دور حاضر کے سماجی مسائل اور ان کا حل:

آج کا مسلمان معاشرہ بہت
سے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ دین
سے دوری ہے۔ سماجی گراوٹ اس قدر ہو چکی ہے
کہ سگے رشتوں کا تقدس ہی ختم ہو گیا ہے۔ ذرا ذرا
سی بات پر قتل ہونا جیسے عام بات ہو گئی ہے۔ تحمل اور
برداشت معاشرے سے بالکل ناپید ہو چکی ہے۔
ہر شخص پیسے کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور وہ اس
بارے میں نہیں سوچتا کہ یہ پیسہ حرام ہے یا حلال ہے
رشوت اور کرپشن عام ہو چکی ہے۔ ایسی
صورت میں امت مسلمہ کو ایک اور مجاہدہ کی ضرورت ہے
سماج کی بہتری انسانوں کی بہتری کے ذریعے سے
ہی ممکن ہے۔ درج ذیل میں سماجی بہتری کے لیے
چند اصول دیے گئے ہیں

۱) تعلیم و تربیت

سماج سازی کے لیے سب
سے اہم کام تعلیم و تربیت کا ہے۔ وہ تعلیم جس میں
کردار سازی نہ کی جائے وہ انسان کو ایک شاطر
مجرم تو بنا دیتی ہے لیکن معاشرے کا مفید شہری
نہیں بناتی۔ رسول ﷺ نے فرمایا

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے

۲۔ قرآن و سنت سے آگاہی

معاشرتی تباہی کا بڑا
سبب یہ ہے کہ ہم نے اپنے دین اور اس کی تعلیمات کو

DATE : ___/___/______

ہولا دیا ہے اور مغربی تصلیات کے پیچھے لگ گئے ہیں۔
اقبال نے کہا خوب کہا ہے

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

وہ لوگ اللہ کے آگے نہیں جھکتے، وہ زندگی
میں دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

سماجی بہتری کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں ہی مرددی
ہیں

آزاد عدالتی نظام
انسانی فلاح و بہبود
غربت کا خاتمہ
میڈیا کا مثبت کردار

خلاصہ بحث:

اسلام کا سماجی نظام کامل اور انسانی
فلاح و بہبود کے مرددت میں اثر کی ہے کہ مسلمان قرآن
و سنت کی پیروی کریں اور حقیقی معنوں میں
مومن بن کر زندگی گزاریں۔

DATE: __/__/__

اسلام میں گڈ گورننس کا تصور

تعارف:

رسولؐ نے مدینہ کی ریاست بنائی اور پوری دنیا کو حکمرانی کے اصول واضح کر دیے۔ رسولؐ بحیثیت امیر المومنین پوری دنیا کے لیے ایک نمونہ ہیں کم سے کم جنگ و جدل کے ذریعے زیادہ سے زیادہ کامیابی نبیؐ اور ان کے بعد ان کے صحابہ نے ہی حاصل کی۔ ریاست کو اندرونی اور بیرونی طور پر مضبوط بنایا۔ لوگوں کو ان کے حقوق عطا کیے۔ عرب جیسے جاہل معاشرے کو بھی علم کی روشنی سے منور کیا۔ خلفائے راشدین نے بھی رسولؐ کی زندگی اور ان کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر خلافت کی۔ گڈ گورننس کا مطلب ہے کہ ریاست کے وسائل کو منصفانہ طریقے سے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جائے۔ اسلام کے نظام حکومت کے اہم اصول درج ذیل ہیں:

۱- مشاورت:

اسلام میں خلیفہ وقت کا قائم ہی ہوتا تھا
رسولؐ جب خلیفہ تھے تو آپؐ نے ریاست سے متعلق تمام فیصلے مشاورت سے کیے۔ قرآن کریم میں آتا ہے

وَ اشاورھم فی الامر...

ترجمہ:

"معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کر لیا کریں اور پھر جب کوئی فیصلہ کر لیں تو اللہ پر توکل رکھیں"

اسلام کا مشاورتی نظام مغرب کا
جمہوری نظام سے مختلف ہے۔ اقبال کہتے ہیں

جمہور ایک طرز عمل ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

اگر معاشرے کا ایک بڑا حصہ فتنے کی طرف
لگ جائے تو ان کی بات کو نہیں سنا جا سکتا۔ مشورہ عاقل،
بالغ لوگوں سے کیا جائے خاص کر وہ لوگ جو خوف خدا رکھتے
ہیں۔

انصاف:

ریاست کی اہم ترین ذمہ داری انصاف
کی فراہمی ہے۔ جس ملک میں عدالتیں انصاف پر
مبنی فیصلے دیتی ہیں وہ ملک ترقی کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے
رسول ﷺ نے فرمایا

"تم سے پہلے کی قومیں اس لیے تباہ
ہوئیں کہ جب ان میں کوئی طاقتور ظلم کرتا
تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور کوئی کمزور جرم کرتا
تو اسے سزا دی جاتی"

ایک اور جگہ فرمایا

"قسم ہے میرے رب کی، اگر فاطمہ بنت
محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا
ہاتھ کاٹ دیتا"

انصاف کے بغیر نہ تو امن
قائم ہو سکتا ہے نہ ہی معاشرے کی بقا ممکن ہے

DATE: ___/___/___

امیر کا کردار:

مسلمان ریاست کا سربراہ امیر کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے

"اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولو الامر منکم"

ترجمہ:

"اللّٰہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تمہارے اوپر مقرر ہیں"

جس طرح رعایا کو اطاعت کا حکم دیا گیا، امیر وقت کو انصاف کے ساتھ ذمہ داری نبھانے کا حکم دیا گیا

"جو حکمران اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کا معاملہ نہ کرے، وہ جنت کی خوشبو سے بھی دور رہے گا"

ریاست اور شہریوں کا تحفظ:

حکومت کا اہم کام ریاست کا دفاع اور ملک کے شہریوں کا تحفظ ہے۔ رسول ﷺ نے جب ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو مدینہ کے آس پاس بہت سے یہودی قبائل آباد تھے۔ آس پاس کے مشرکین ہر وقت جنگ کی تیاری میں لگے رہتے۔ ادھر مشرکین مکہ بھی دھمکیاں دیتے۔ رسول ﷺ امیر کے ساتھ ساتھ سپہ سالار بھی تھے آپ ﷺ اپنے صحابہ کو ہر وقت اللّٰہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار کرتے۔ رسول ﷺ نے زندگی میں 26 غزوات لڑے اور زیادہ تر میں کامیابی حاصل کی۔

مساوات :

گڈ گورننس کا ایک جزو مساوات ہیں یعنی ریاست میں حقوق بھی برابری ہیں۔ عام فرد کو ایک جیسی سہولیات فراہم کی جائیں۔ چاہے کوئی امیر ہو یا غریب، کوئی جس بھی طبقے اور خاندان سے ہو، سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جانا

احتساب :-

ریاست کے تمام اہل کاروں کا شفاف احتساب ہی گڈ گورننس کا سب سے بڑا عنصر ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا

تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر کسی سے اس کی ذمہ داری کا احتساب ہوگا۔

حضرت عمرؓ جب خلیفہ تھے تو مالِ غنیمت میں چادریں آئیں۔ ایک چادر سے حضرت عمرؓ کی قمیض نہ بن سکتی تھی۔ جب حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھے تو ان سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اے امیر آپ کے کپڑے اس مالِ غنیمت سے کیسے بن گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کیا اور لوگوں کے سوالوں کے جواب دیا

جدید ریاست اور اسلامی نظامِ حکومت

اسلام چودہ سو سال پہلے آیا تھا لیکن آج بھی اسلامی اصول اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ پہلے تھے۔ ریاست پاکستان آج ہر طرف سے مسائل میں گھری ہے۔ سربراہوں کے بنائے ہوئے نظام

DATE: __/__/____

سے ہی معاشرہ اور ریاست کا تحفظ ممکن ہے۔ فیصلہ مشاورت سے ہوں، انصاف کا بول بالا ہو، مساوات ہو، شہریوں کا حقوق کا تحفظ ہو، عدل ہو، انتظامیہ کا احتساب ہو، غرض وہ سب چیزیں جو دین نے بتائی ہیں اگر ان پر عمل ہو تو گورننس خود بخود قائم ہو جاتی ہے مگر اگر دین اسلام کو چھوڑ دیا جائے تو نظام تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

جلال بادشاہی ہو یا جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

سوال 4۔ مختصر نوٹ

اسلام کا معاشی نظام:

اسلام ایک جامع معاشی نظام کی تشکیل کرتا ہے جس کے بنیادی پہلو سود کا خاتمہ، زکوٰۃ کا حصول، دولت کی گردش، حلال روزی اور رشوت کا خاتمہ ہیں۔ ریاست مدینہ میں پہلی مسلمان ریاست کا معاشی نظام تشکیل دیا گیا تھا۔ جس کے بنیادی پہلو درج ذیل ہیں

1- سود کا خاتمہ

سود کو عربی میں ربا کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک شخص کو جب کوئی رقم دی جائے تو واپسی پر اس رقم میں اضافہ کر کے لوٹایا جائے۔ سود کی دو اقسام ہیں

ربا الفضل ، ربا النسیئة

DATE: __/__/__

قرآن کریم میں آتا ہے:

"یمحق اللہ الربا و یربی الصدقات"

ترجمہ:

"بے شک اللہ سود کو ختم کرتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے"

ایک اور جگہ فرمایا گیا

"جس کسی نے سود لیا، پس اس نے اللہ اور رسول سے جنگ کی"

اللہ پاک نے سود کو ہر شکل میں حرام کیا ہے اور سود لینے والوں کے لیے سخت عذاب کی خبر سنائی گئی ہے۔

حصول مال کے ذرائع:

اسلام ایک فلاحی ریاست بناتا ہے۔ ریاست شہریوں سے مال کے کر انہی پر خرچ کرتی ہے۔ مال کے ذرائع یہ ہیں

مال غنیمت
زکوٰۃ
فے
عشر
جزیہ

زکوٰۃ کا حصول:

جس مال پر ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر جکا ہو، اس کا 2.5% اللہ

کی راہ میں خرچ کرنا زکوٰۃ ہے۔ قرآن کریم میں سورہ توبہ میں زکوٰۃ کے مصارف بیان ہوئے ہیں

"بے شک صدقات تو فقیروں، مساکین، زکوٰۃ اکٹھی کرنے والوں، دل موڑنے کے لیے، گردنیں چھڑانے کے لیے، قرض داروں کے قرض ادا کرنے کے لیے، مسافروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کے لیے ہے"

سورۃ توبہ

3- مال کی گردش:

مال اگر صرف معاشرے کے ایک طبقے کے پاس ہو تو باقیوں میں احساس محرومی ہوتی ہے۔ قرآن میں آتا ہے:

کہیں ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے امیروں کے درمیان گردش کرتی رہے۔

سورہ حشر

4- ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

قرآن کریم میں سخت الفاظ میں ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کی گئی ہے

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم

وہ لوگ جو سونا اور چاندی اکٹھا کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں سخت عذاب کی خوشخبری سنا دیں

اسلام میں احتساب کا تصور:

احتساب کے معنی ہیں کہ جس شخص کو کوئی ذمہ داری دی جائے اس سے اپنی ذمہ داری کا حساب لیا جائے۔ آخرت میں انسانوں کا حساب احتساب کی ایک شکل ہے۔ دنیا میں بھی ہر کسی کو اس کی ذمہ داری کے بدلے میں جواب دہ کیا ہے۔

عدل و انصاف: احتساب کی بنیاد

قرآن کریم میں آتا ہے:

اعدلوا ھو اقرب للتقوی

عدل کرو، یہ تقوی کے قریب تر ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

بے شک اللہ پسند کرتا ہے عدل و احسان کرنے والوں کو

احتساب کی بنیاد عدل و انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ ہر شخص اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے اور ہر کسی کو اس کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

نظام عدل:

اسلامی نظام احتساب میں ایک مرکزی عدالت ہوتی ہے۔ رسول ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے مرکز کے ساتھ ساتھ بڑے اور چھوٹے شہروں میں ذیلی عدالتیں بھی بنائیں۔ یہ عدالتیں لوگوں کا مواخذہ

DATE: ___/___/______

کرتیں اور انہیں سزائیں سناتی۔ قاضی القضاۃ تمام علاقوں کے عاملین کا احتساب خود کرتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حکمرانوں کو ہدایت کی

"وہ ترکی گھوڑے پر سفر نہیں کرے گا،
اپنے دروازے کے آگے دربان نہیں رکھے گا،
چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا،
مہنگا لباس زیب تن نہیں کرے گا۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ نے اپنے گھر کے باہر ایک ڈیوڑھی سی تعمیر کروالی۔ جب خلیفہ وقت کو خبر ہوئی تو انہوں نے وہ ڈیوڑھی کو آگ لگوا دی۔ حضرت عمر رضؓ جب خلیفہ بنے تو ہر سال حج کے موقع پر عام عدالت لگاتے اور لوگوں کی شکایات سنتے۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے میرے عامل نے ناحق سو کوڑے لگائے۔ حضرت عمر رضؓ نے جب پورا واقعہ سنا تو عامل کو سزا دی اور اس شخص کو یہ حق دیا کہ وہ اپنے عامل کو سو کوڑے لگائے۔

خلاصہ بحث:

رسول ﷺ نے فرمایا:

کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔

تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر کسی کو اپنی ذمہ داری کا حساب دینا ہے۔

اسلام احتساب کا ایک وسیع اور جامع نظام دیتا ہے جس میں عام امیر اور غریب کا یکساں احتساب ممکن ہوتا ہے۔